200321- دیوبندیوں کا عقیدہ وحدت الوجود

سوال

سوال : میں دیوبندی حنفی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں، اور دیوبندیوں کے مذہبی رہنماؤں کا عقیدہ وحدت الوجود کا ہے؛ لہذا میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ عقیدہ قرآن وسنت کے مطابق ہے یا کفر ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

دیوبندیوں کے متعلق تفصیلی گفتگو، اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان کے عقائد سے بالکل بری ہیں، ایسے مصادر و مراجع کے ساتھ بیان کی گئی ہے جو دیوبندیوں کے عقائد، نظریات اور اہداف کی وضاحت کرتے ہیں، ہماری ویب سائٹ پر گزر چکی ہے، اس گفتگو کو پڑھنے کے لیے ملاحظہ کریں فتوی نمبر : (22473) اور (150090)

دوم :

جو شخص دیوبندی مذہب، اس کے مراحل اور ان کے ائمہ کے عقائد پر گفتگو کرنے والے لٹریچر کا مطالعہ کرے گا اس کیلیئے یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی کہ ان کے مشہور قائدین عقیدہ بیان کرتے ہوئے تناقض اور تصادم کا شکار ہیں، یا کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کے بعض عقائد میں تناقض پایا جاتا ہے، جس کا سبب یہ ہے کہ اس فرقہ نے عقائد کو ان آلائشوں سے پاک وصاف کرنے کا کوئی اہتمام نہ کیا جن سے عقیدہ گدلا ہو جاتا ہے، اور نہ ہی تحقیق و سوچ و بچار کے طریقۂ کار میں نکھار کے لئے کوئی جدوجہد کی، ہاں ایک چیز ان میں مشترک ہے وہ یہ کہ ان کے عقیدہ میں فاسد نظریات اور باطل اعتقادات کی بھر مار ہے جو کہ سراسر قرآن وحدیث اور اجماعِ علما کے مخالف ہیں۔

ان باطل عقائد میں سے ایک نظریہ "وحدت الوجود" بھی ہے یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر موجود چیز بذات خود اللہ ہے، اس عقیدہ کے حاملین کو "اتحادیہ" بھی کہا جاتا ہے، یہ لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنی تمام مخلوقات کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہے کہ تمام موجودات متعدد وجود کی بجائے ایک ہی وجود بن گیا ہے!!

ان لوگوں کے ہاں اس عقیدے کا حامل ہی موحد ہے، حالانکہ حقیقت میں ایسے لوگ توحید سے کوسوں دور ہیں۔

اس عقیدہ کی تعریف اور اس کے باطل ہونے کی مکمل وضاحت فتوی نمبر : (147639) اور (163948) میں گزر چکی ہے۔

اس عقیدے کا اقرار دیوبندیوں کے اکابر ائمہ اس قدر وضاحت سے کر چکے ہیں کہ جس سے کوئی بھی منصف مزاج محقق انکار نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کی کوئی حیلہ جوئی کر سکتا ہے، ہم یہاں چند واضح اور صریح اقوال نقل کرتے ہیں، ایسے اقوال ذکر نہیں کرینگے جن کی تاویل کی جا سکتی ہے تا کہ گفتگو طوالت اختیار نہ کر جائے :

دیوبندیوں کے شیخ المشائخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (متوفی 1317ھ) کا کہنا ہے کہ :
"وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنا ہی حق اور سچ ہے" انتہی

شیخ امداد اللہ کی تصنیف "شمائم امدادیہ" (ص/32)

بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ :

"عابد اور معبود کے درمیان فرق کرنا ہی صریح شرک ہے" صفحہ : (37)

اور تلبیس ابلیس کے زیر اثر ان غلط نظریات کیلئے بے مہار وسعت سے کام لیا اور اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اس خطرناک بات کا اضافہ کرتے ہوئے لکھا :

"بندہ اپنے وجود سے پہلے مخفی طور پر رب تھا اور رب ہی ظاہر میں بندہ ہے" [العیاذ باللہ]

دیکھیں : "شمائم امدادیۃ" صفحہ : (38)

فضل حق خیر آبادی کا لکھنا ہے کہ :

"اگر رسولوں کو وحدت الوجود کی طرف دعوت کا مکلف ٹھہرایا جاتا تو رسولوں کی بعثت کا مقصد ہی فوت ہو جاتا، چنانچہ ان کو حکم ہوا کہ وہ لوگوں کی عقل و سمجھ کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعوت دیں "

دیکھیں : کتاب "الروض المجود" از : فضل حق خیر آبادی صفحہ : (44)

محمد انور شاہ کشمیری (متوفی 1352ھ) جن کو امام العصر کا لقب دیا گیا ہے، ایک حدیث کی شرح میں انکا لکھنا ہے کہ :

"حدیث میں وحدت الوجود کی طرف اشارہ ملتا ہے، ہمارے مشائخ شاہ عبد العزیز کے زمانے تک اس مسئلہ کے بڑے گرویدہ تھے، لیکن میں اس مسئلہ میں متشدد نہیں ہوں"

دیکھیں : "فیض الباری شرح صحیح البخاری" (4/428)

صوفی اقبال محمد زکریا کاندہلوی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے :

"اس نے ہمیں وحدت الوجود کا راز معلوم کروایا، وہ ایسے کہ انہوں نے ہی ہمیں بتایا کہ عشق، معشوق اور عاشق سب ایک ہی ہیں" انتہی

ماخوذ از کتاب : "محبت" صفحہ : (70)

"تعلیم الاسلام" کے مصنف کا کہنا ہے کہ :

"یہاں پر تصوف کا ایک انتہائی پیچیدہ مسئلہ ہے اور وہ ہے "وحدت الوجود" جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر موجود چیز اللہ ہے، اور اس کے علاوہ کسی وجود کا ہونا صرف وہم اور خیال ہے . . .

چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ مشائخ کا یہ کہنا کہ اللہ کے علاوہ کوئی وجود نہیں، بالکل درست ہے ۔

دیکھیں : کتاب "تعلیم الاسلام" صفحہ : (552)

یہ تمام اقتباس ہم نے شیخ ابو اسامہ سید طالب الرحمن (مدیر : المعہد العالی راولپنڈی، پاکستان) کی کتاب "الدیوبندیہ" (ص/29-42) مطبوعہ دار صمیعی (1998ء) سے نقل کی ہیں۔

چونکہ وہ تمام مراجع جن سے عبارات نقل کی گئی ہیں عربی میں نہیں ہیں، مزید یہ کہ دیوبندی علماء کی عربی تصنیفات بہت کم ہیں، اس لئے ہم براہ راست ان کتابوں سے رجوع نہیں کر سکے، اور اسی لئے اس کتاب [الدیوبندیہ] پر اعتماد کیا گیا ہے کیونکہ یہ کتاب اس بارے میں اہم مأخذ ہے ۔

سوم :

عقیدہ "وحدت الوجود" کے باطل ہونے پر علما کا اتفاق ہے، ان کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہے، چونکہ یہ عقیدہ ایسے نظریات پر مشتمل ہے جو حقیقی عقیدہ توحید جو کہ دین اسلام کا نچوڑ اور خلاصہ ہے اسے ختم کر دیتا ہے، اس لئے علما اس عقیدہ کو ختم کرنے اور اس کے خلاف محاذ قائم کرنے کی دعوت دیتے ہیں ۔

اس نظریے کہ باطل ہونے کے دلائل قرآن وحدیث اور عقلِ سلیم سے بے شمار تعداد میں ملتے ہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں :

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

{وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ}.

ترجمہ :اوران لوگوں نے اللہ کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزو بنا ڈالا، بلاشبہ انسان صریح کفر کا مرتکب ہے ۔[الزخرف :15]

ایک جگہ فرمایا :

{وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ. سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ}.

ترجمہ : نیزان لوگوں نے اللہ اورجنوں کے درمیان رشتہ داری بنا ڈالی، حالانکہ جن خوب جانتے ہیں کہ وہ [مجرم کی حیثیت سے] پیش کئے جائیں گے ، اللہ ان سب باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں ۔[الصافات :159]

دیکھیں : کیسے اللہ تعالی نے ان لوگوں پر کفر کا حکم لگایا ہے جنھوں نے اللہ کے بعض بندوں کو اس کا حصہ قرار دیا، اور بعض مخلوق کی اللہ تعالی کیساتھ رشتہ داری بیان کی، تو اس شخص کا کیا حکم ہوگا جو خالق اور مخلوق کا ایک ہی وجود مانے !؟

ایک مسلمان سے کیسے ممکن ہے کہ وہ وحدت الوجود کا عقیدہ رکھے حالانکہ اس کا ایمان ہے کہ اللہ تعالی ہر چیز کا خالق ہے ، وہ کیسے قدیم اور ازلی خالق کو اور نو پید مخلوق کو ایک کہہ سکتا ہے !!
حالانکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا}.

ترجمہ : پہلے میں نے تمہیں پیدا کیا حالانکہ تم معدوم تھے [مریم :9]

اور اللہ سبحانہ تعالی فرماتا ہے :

{أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا}.

ترجمہ : کیا انسان کو یہ یاد نہیں ہے کہ پہلے بھی ہم نے اسے پیدا کیا حالانکہ وہ معدوم تھا [مریم :67]

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والا قرآن مجید کے نظم اور خطاب میں موجود مسلمہ واضح حقائق جان لے گا کہ مخلوق اور خالق ایک چیز نہیں ہوسکتے؛ جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :
{وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ}.

ترجمہ : اللہ کے سوا جن چیزوں کو وہ پوجتے ہیں وہ چیزیں آسمانوں اور زمیں سے رزق مہیا کرنے کا بالکل اختیار نہیں رکھتیں [النحل :73]

چنانچہ جو اس حقیقت کی مخالفت کرتا ہے، تو وہ قرآن اور دین کی حتمی اور فیصلہ کن نصوص کی مخالفت کرتا ہے ۔

مزید برآں جو قباحتیں وحدت الوجود کے دعوے سے لازم آتی ہیں، اس باطل عقیدے کی تردید کے لئے کافی ہیں، جو اس عقیدے پر ایمان لے آتا ہے تو اس کی حالت اسے بدکاری کے حلال اور ایمان وکفر کے درمیان برابری قرار دینے پر مجبور کردے گی، کیونکہ ان کے وہم وگمان کے مطابق دعوی یہ ہے کہ عقائد کا انحصار ایک وجود کے ساتھ ایمان لانے پر ہے ، اس عقیدے سے یہ بھی لازم آئے گا کہ اللہ عزوجل کی گھٹیا ترین مخلوقات ، چوپاؤں، پلید اشیا وغیرہ کی طرف کی جائے ، اللہ تعالی ان کے شاخسانوں سے بہت بلند وبالا ہے ۔

ہم یہاں انہی دیوبندیوں ہی کی کتابوں سے بعض ایسی باطل چیزوں کا ذکر کریں گے جو اس عقیدے کی وجہ سے لازم آتی ہے [یعنی ایسی چیزیں جو اس عقیدہ کو ماننے سے ماننا پڑیں گی] اگر ہم دیگر مسالک کی قدیم وجدید کتب سے یہ لوازم ذکر کرنا شروع کر دیں تو بات بہت طول اختیار کر جائے گی۔

امتِ دیوبند کے حکیم اشرف علی تھانوی (1362ھ) امداد اللہ مکی -جو دیوبندیوں کے مرشدِ اول ہیں- سے بیان کرتے ہیں :
"کہ ایک موحد [ان کے مطابق ایسا شخص جو وحدت الوجود کا قائل ہو] سے یہ کہا گیا کہ :
"اگر مٹھائی اور پاخانہ ایک ہی چیز ہیں تو دونوں کھا کر دکھاؤ" ! تو اچانک اس موحد نے ایک خنزیر کا روپ دھارا اور پاخانہ کھا گیا [!!]، پھر آدمی کی صورت اختیار کر کے مٹھائی کھا گیا"

پھر لادینیت اور صنم پرستی پر مشتمل سطور بالا کو نقل کر کے اس کی شرح میں اشرف علی جنہیں [ان کے ہاں] حکیم الامت !! کا لقب دیا جاتا ہے ان کا لکھنا ہے :
"یہ اعتراض کرنے والا بھی کوئی بے وقوف ہی تھا؛ اسی لئے موحد کو ایسا مجبوراً کرنا ، ورنہ جواب تو واضح تھا ، وہ یہ کہ مٹھائی اور پاخانہ حقیقت میں ہی چیز ہیں اگرچہ ان کا حکم اور اثرات مختلف ہیں"
دیکھیں : اشرف علی تھانوی کی کتاب "امداد المشتاق" صفحہ : (101)
یہ عبارت ہم نے شمس الدین افغانی کی کتاب "جهود علماء الحنفية في ابطال عقائد القبورية" (2/790-791) سے نقل کی ہے

رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے :
"سہارنپور شہر کی بہت سی زانیہ عورتیں پیر ضامن علی جلال آبادی –جو کہ دیوبندیوں کے اکابرین میں سے ہیں- ان کی مرید تھیں ، ایک دن آپ ان میں سے کسی ایک کے ہاں قیام فرما تھے ، کہ سبھی وہاں جمع ہو گئیں لیکن ان میں سے ایک غائب تھی ، شیخ نے اس کے غائب ہونے کا سبب دریافت کیا ، تو انہوں نے بتایا کہ : حضور ہم نے تو اسے آپ کی زیارت کیلئے لانے کیلئے بڑے جتن کئے ، لیکن اس نے معذرت کرتے ہوئے کہا : "میں گناہوں میں لت پت ہوں ، کالے منہ کو لیکر کیسے پیر صاحب کے سامنے آ سکتی ہوں" ؟ - پیر صاحب نے اصرار کیا کہ اسے ضرور حاضر کیا جائے ، جب وہ اسے لیکر آئیں اور وہ پیر صاحب کے سامنے کھڑی ہوئی - - - تو پیر صاحب نے کہا : شرماتی کیوں ہو؟ کرنے والا اور کرانے والا خود وہی تو ہے [!!] جوں ہی اس فاحشہ نے پیر صاحب کی یہ بات سنی تو غصے سے لال پیلی ہو کر بولی : "لا حول ولا قوۃ الا باللہ ، میں اگرچہ نافرمان اور سیاہ کار ہوں لیکن میں اس جیسے پیر سے مکمل طور پر بری ہوں اور فوراً وہاں سے اٹھی اور چلی گئی اور پیر صاحب ندامت اور شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھے رہے"
مکمل قصہ ملاحظہ فرمائیں عاشق الہی میرٹھی کی کتاب "تذکرة الرشید" (2/242)

ہم نے اسے شیخ ابو اسامہ کی کتاب "الديوبندية" صفحہ : (40) سے نقل کیا ہے۔

ہم اللہ سے سلامتی و عافیت کا سوال کرتے ہیں ، اور ہدایت سے بھٹکے لوگوں کی ہدایت کی امید کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"یہ کہنا کہ ہر چیز کا وجود اللہ تعالی کا وجود ہی ہے ، یہ لادینیت کی انتہا ہے ، مشاہدات ، عقل اور شریعت سے اس عقیدے کی خرابی واضح ہے ، اس قسم کی لادینیت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کی صفات کو ثابت کیا جائے اور اس کی مخلوقات سے مشابہت کی نفی کی جائے ، یہی اللہ پر ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کا دین اور طریقہ کار ہے"
"درء تعارض العقل والنقل" (1/283)

اور مزید کہتے ہیں :
"اتحادِ مطلق کا نظریہ وحدت الوجود کے قائلین کا ہے ، انکا یہ دعوی ہے کہ مخلوق کا وجود اللہ ہی کا وجود ہے ، یہ حقیقت میں [مخلوق کو] بنانے والے [اللہ تعالی] کی نفی اور اس کا انکار ہے ، بلکہ

یہ عقیدہ تمام شرکیات کا مجموعہ ہے"

"مجموع الفتاوی" (10/59)

مزید کہتے ہیں :

"ایک عقیدہ "وحدت الوجود" جس کے مطابق : خالق اور مخلوق کا وجود ایک ہی ہے ، ابن عربی، ابن سبعین ، تلمسانی اور ابن فارض وغیرہ اسی کے قائل ہیں، اس قول کا شرعی اور عقلی لحاظ سے باطل ہونا یقینی طور پر ثابت ہے"

"مجموع الفتاوی" (18/222)

اس عقیدے کے لوازم بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے کہا :

"اس -ابن عربی– کے مذہب کی حقیقت یہ ہے کہ تمام کائنات کا وجود- بشمول کتے، خنزیر، گندگی، پیشاب و پاخانہ، کفار اور شیاطین –عین حق تعالی کا ہی وجود ہے ، اور کائنات کی تمام اشیا زمانہ قدیم سے ہی موجود ہیں، اللہ تعالی نے ان کو نئے سرے سے پیدا نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالی کا وجود ان تمام چیزوں [یعنی تمام صاحب الوجود موجودات] میں ظاہر ہوا، اللہ کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ ان ذوات کے علاوہ کسی اور چیز میں اپنے وجود کو ظاہر کرے ، یہ تمام چیزیں احکامات کی شکل میں اس کی غذا ہیں اور وہ [حق تعالی] وجود کے ذریعے ان مخلوقات کی غذا ہے ، اللہ ان کی اور یہ اللہ کی عبادت کرتی ہیں ، اور یہ کہ خالق کی ذات بعینہ مخلوق کی ذات ہے ، اور حق تعالی کی ذات جو ہر نقص و عیب اور مشابہت سے پاک ہے وہ بعینہ ایسی مخلوق کی ذات ہے جو دوسروں سے مشابہت رکھتی ہے ، اور یہ کہ خاوند ہی بیوی ہے ، گالی دینے والا خود اپنی ذات کو ہی گالی دے رہا ہے ، اور یہ کہ بتوں کے پجاری دراصل اللہ ہی کی عبادت کر رہے ہیں، اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت ممکن ہی نہیں ہے ۔

اور یہ کہ اللہ تعالی کے فرمان :

{وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ}

ترجمہ : تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو [الاسراء : 23]

اس میں "قَضَى" کا معنی ہے : "حکم دیا اور فیصلہ کیا" اور اللہ کا فیصلہ لامحالہ واقع ہو کر ہی رہتا ہے ، چنانچہ ہر معبود میں [دراصل] غیر اللہ کی عبادت نہیں ہے [بلکہ جس کی بھی عبادت ہو وہ دراصل اللہ ہی کی عبادت ہے] اور یہ کہ صنم پرستوں کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے عبودیت کے دائرہ عمل میں سے کچھ کی عبادت کی ہے ، اگر وہ ہر چیز کی عبادت کرتے تو کامل ترین عارفین [اللہ کی صحیح معرفت رکھنے والے لوگ] میں سے ہوتے ، اور یہ کہ عارف کامل جانتا ہے کہ اس نے کس کی عبادت کی ہے اور [حق تعالی] کس صورت میں ظاہر ہوا ہے تا کہ اس کی پرستش کی جائے ، اور یہ کہ نوح علیہ السلام نے مذمت والے انداز میں اپنی قوم کی تعریف کی ہے ، اور یہ کہ مخلوقات کی ذات بعینہ خالق کی ذات ہے ، اور جناب ہارون علیہ السلام نے بچھڑے کی پوجا کرنے پر قوم کی مذمت کی تو موسی علیہ السلام کی طرف سے اظہار ناراضی کی وجہ صرف یہ تھی کہ ہارون علیہ السلام نے قوم پر تنگی اور سختی کی اور یہ بھی نہ جان سکے کہ انہوں نے تو صرف اللہ کی ہی عبادت کی ہے !!

اور یہ کہ جادوگروں نے فرعون کے اس قول : {أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ} (کہ میں ہی تم سب کا معبود اکبر ہوں) [النازعات : 24] اور {مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي} (میں اپنے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں جانتا) [القصص : 38] کی سچائی کو جان لیا تھا ۔

اسی طرح کی اور بہت سی باتیں ماننا لازم آئیں گی، جن کا اعتقاد کوئی بھی شخص نہیں رکھتا خواہ وہ مسلمان ہو یا یہودی یا عیسائی ہو، یا صابی اور مشرک ، یہ تو صرف معطلہ کا مذہب ہے جو مخلوق کو بنانے والے اللہ تعالی کے وجود کے ہی منکر ہیں، وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ اللہ تعالی تمام جہانوں کا پالنہار ہے اور تمام مخلوقات کو بنانے والا ہے ۔ فرعون اور قرامطہ باطنیہ فرقہ جو رب العالمین کے انکاری ہیں، ان کے نظریات کی حقیقت اور مطلب یہی ہے " انتہی

"جامع المسائل "ساتوں ایڈیشن(247/1-248)

واللہ اعلم.